از عدالت عظمی

عمراہ کھٹون

بنام

ایم ڈی ظفر خان اور دیگرسن

16 دسمبر 1996

[این پی سنگھ اور بی ایل ہنسر یا، جسٹس]

ایزیمنٹ ایکٹ، 1882 – دفعہ 15 – زیر بحث زمین پر نالے کے پانی کو خارج کرنے کا حق – طویل عرصے تک اس طرح کے اخراج کی بنیاد پر دعوی – قابل قبول دعوی۔

عمل اور طریقہ کار – تکنیکی عرضی – مقدمے کی عدم دستیابی – قانون کا سوال – پہلی بار عدالت عظمیٰ کے سامنے اٹھایا گیا – مدعی نے مقدمے کی منظوری کے حق کا دعوی کیا اور متبادل طور پر مدعا علیہ کی زمین پر نالے کا پانی چھوڑنے کے آسان حق کا دعوی کیا – سہولت کے حق کا دعوی ٹرائل عدالت کے ساتھ ساتھ پہلی اپیلیٹ عدالت نے بھی قبول کیا – لیکن عدالت عالیہ نے آسانی کے حق کے دعوے کو مسترد کر دیا، کیونکہ یہ صرف استدعا کے حصے کے فنکارانہ مسودے کا نتیجہ تھا اور مدعی حقیقت میں زمین پر حق کا دعوی کر رہا تھا – عدم استحکام کی عرضی عدالت عظمیٰ کے سامنے اٹھائی گئی تھی۔ عرضی تکنیکی نوعیت کی ہونے کی وجہ سے، مدعا علیہ کے میرٹ پر ہارنے کے بعد اٹھائی گئی – انصاف کے مفاد میں، اس طرح کی عرضی کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

اپیل کنندہ نے یہ وضاحت کرنے کے لیے مقدمہ دائر کیا کہ اس نے نالے کے پانی کو خارج کرنے کے لیے دعویٰ کے راستے کو استعمال کرنے کا آسان حق حاصل کر لیا ہے۔ ٹرائل عدالت نے مقدمے کا فیصلہ سنایا اور پہلی اپیل میں بھی اس کی تصدیق ہوئی۔ عدالت عالیہ نے دوسری اپیل میں مدعی کے مقدمے کو صرف اس بنیاد پر خارج کر دیا کہ مدعی کے پیراگراف 7 میں مدعی نے مقدمے کی زمین پر حق کا دعوی کیا تھا، حالانکہ جس راحت کے لیے درخواست کی گئی تھی وہ حق پر مبنی نہیں تھی۔ یہ استدعا کے حصے کے فنکارانہ مسودے کا نتیجہ تھا اور چونکہ اپیل کنندہ اپنا لقب قائم کرنے میں ناکام رہا ہے، اس لیے وہ پلٹ کر آسانی کی بنیاد پر راحت کا دعوی نہیں کر سکی۔ اس لیے یہ اپیل۔

مدعا علیہ دلیل یہ تھی کہ عدالت عالیہ نے درست موقف اختیار کیا کہ مدعی کی طرف سے دائر کیا گیا مقدمہ قابل سماعت نہیں تھا۔ اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ عدالت عالیہ نے اس بنیاد پر مقدمہ خارج نہیں کیا ہے کیونکہ شکایت کے پیراگراف 7 میں بیان کا تعلق ہے، اسے الگ تھلگ نہیں پڑھا جا سکتا ہے، لیکن شکایت کے دیگر دعووں کے ساتھ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ریلیف آسان حق کے حصول کی بنیاد پر مانگا جا رہا تھا اور ہو سکتا ہے کہ وہ اس طرح کے حق سے صرف اس وجہ سے محروم نہ ہو کہ مدعی کے مرکزی حصے میں ملکیت کے حوالے سے بھی کچھ دعوے کیے گئے ہیں۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد .1: عدم برقرار رکھنے کی بنیاد پر مقدمہ خارج کرنا مناسب اور مناسب نہیں ہوگا۔ عدم استحکام کی درخواست قانون کا ایک سوال تھا جو پچھلی عدالت میں پہلی بار اٹھایا گیا تھا اور وہ بھی مدعا علیہ کے قابلیت سے محروم ہونے اور اس کی اجازت دینے کے بعد انصاف کے مقصد کو آگے نہیں بڑھاتا ہے۔ برقرار رکھنے کی استدعا بالآخر ایک تکنیکی استدعا ہے اور انصاف کے عمل کو تکنیکی بنیادوں پر ناکام بنانے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے۔[119–اے–بی]

.2 مدعی–اپیل کنندہ نے درحقیقت گلی پر حق کا دعوی کیا تھا اور متبادل میں، دلیل دی تھی کہ اگر اس کا حق قبول نہیں کیا گیا تو اس نے کسی بھی صورت میں نالے کے پانی کو خارج کرنے کا حق حاصل کر لیا تھا۔ حق کے لیے مدعی کا دعوی قبول نہیں کیا جا سکتا لیکن آسان حق کے لیے اس کے دعوے کو ٹرائل کورٹ کے ساتھ ساتھ پہلی اپیلٹ عدالت نے بھی قبول کر لیا ہے۔ مجموعی طور پر حقائق کے مطابق، مدعی کو زیر بحث زمین پر ڈرین ڈی کا پانی چھوڑنے کی اجازت دینا اس سے انکار کرنے کے بجائے انصاف کے مطابق ہے، کیونکہ یہ پایا گیا ہے کہ حقیقت میں اس نے کئی سالوں سے گلی کے بذریعے ڈرین کا پانی چھوڑا تھا۔[C-D–119؛F؛D–118]

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1988: کی دیوانی اپیل نمبر 3962۔

1981 کے اپیلٹ فرمان نمبر 672 کی اپیل میں پٹنہ عدالت عالیہ کے مورخہ 14.11.83 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ایس بی سنیل اور ایم پی جھا

جواب دہندگان نمبر 1، 3– 5 اور 7 کے لیے ڈی پی مکھرجی

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ہنسریا، جسٹس: یہ اپیل مدعا علیہ نمبر 1 کی طرف سے دائر مقدمے سے پیدا ہوتی ہے جس میں مرکزی درخواست یہ اعلان کرنا تھی کہ اس نے نالے کے پانی کو خارج کرنے کے لیے سوٹ کے راستے کو استعمال کرنے کا آسان حق حاصل کر لیا ہے۔ ٹرائل عدالت نے مقدمے کا فیصلہ سنایا اور مدعا علیہان کی طرف سے اپیل کیے جانے پر اسے خارج کر دیا گیا۔ تاہم، عدالت عالیہ میں مزید اپیل پر، مقدمہ صرف اس بنیاد پر خارج کیا گیا ہے کہ شکایت کے پیراگراف 7 میں مدعا علیہ کی طرف سے ایک بیان دیا گیا تھا کہ "مقدمہ کی زمین 1918 سے موجود ہے اور مدعی کے گھر کا حصہ ہے"۔ عدالت عالیہ نے رائے دی ہے کہ اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مدعی مقدمے کی زمین پر ملکیت کا دعوی کر رہا تھا، حالانکہ جس راحت کے لیے درخواست کی گئی تھی وہ ملکیت پر مبنی نہیں تھی۔ عدالت عالیہ کے مطابق یہ دعا کے حصے کے فنکارانہ مسودے کا نتیجہ تھا۔ چھیپسی بھائی دھنجی بھائی ڈنڈ بنام پرشوتم، اے آئی آر (1971) ایس سی 1878 میں اس عدالت کے فیصلے پر انحصار کرنے کے بعد، عدالت عالیہ اس نتیجے پر پہنچی کہ چونکہ مدعی مدعا حق قائم کرنے میں ناکام رہی ہے، اس لیے وہ پلٹ کر آسانی کی

بنیاد پر راحت کا دعوی نہیں کر سکتی۔

.2۔ ہائی کورٹ کے فیصلے کو پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس نے اپنی توجہ صرف شکایت کے پیراگراف 7 میں مذکورہ بالا بیان تک محدود رکھی، جس کے بارے میں یہ پیش کیا گیا تھا کہ بیان کو الگ تھلگ نہیں پڑھا جا سکتا ہے لیکن کیا وہ شکایت میں موجود دیگر بیانات کے ساتھ پڑھ سکتا ہے، جو ظاہر کرتا ہے کہ راحت واقعی آسان حق کے حصول کی بنیاد پر طلب کی جا رہی تھی۔ تاہم، ہم نے پوری شکایت پر غور کیا ہے اور پتہ چلا ہے کہ مدعی نے واقعی گلی کے اوپر عنوان کا دعوی کیا تھا اور متبادل طور پر، اس نے دلیل دی تھی کہ اگر اس کا حق قبول نہیں کیا جاتا ہے، تو اس نے کسی بھی صورت میں نالے کے پانی کو خارج کرنے کا آسان حق حاصل کر لیا تھا۔

.3۔ پہلے اپیلٹ فیصلے کے جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ مدعی نے زمین پر اپنے حق کے لیے اتنی لڑائی لڑی کہ یہ معلوم کرنے کے لیے ایک پلیڈر کمشنر مقرر کیا گیا کہ آیا یہ زمین مدعی کی زمین کے پلاٹ نمبر 650 کا حصہ تھی یا پلاٹ نمبر 649 سے متعلق تھی جو مدعا علیہ کی زمین کا حصہ ہے۔

.4۔ لقب کے لیے مدعی کا دعوی ہو سکتا ہے کہ وہ ان وجوہات کی بنا پر قبول نہ کرے جن کی تصدیق نہیں کی جا سکتی ہے۔ لیکن پھر، مدعی کے آسان حق کے دعوے کو ٹرائل کورٹ کے ساتھ ساتھ پہلی اپیلٹ عدالت نے بھی قبول کر لیا ہے۔

.5۔ اس لیے جو سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آیا مدعی کو مکمل طور پر ہار جانا چاہیے، حالانکہ اس کا آسان حق کا دعوی قابل قبول پایا گیا ہے، کیونکہ اس نے گلی پر حق کا دعوی بھی کیا تھا۔ مدعا علیہ کی طرف سے پیش ہوئے جناب مکھرجی نے زور دے کر کہا کہ عدالت عالیہ نے صحیح موقف اختیار کیا کیونکہ دائر کیا گیا مقدمہ واقعی ناقابل سماعت تھا۔ فاضل وکیل نے پیش کیا کہ اگرچہ عدالت عالیہ نے اس بنیاد پر مقدمہ خارج نہیں کیا ہے، لیکن یہ درحقیقت عدالت عالیہ کے فیصلے کا مقصد ہے۔ دوسری طرف شری سنیل کا عرض یہ تھا کہ چونکہ بالآخر مدعی نے آسانی کے حق کے لیے استدعا کی تھی، اس لیے ہو سکتا ہے کہ وہ اس حق سے صرف اس لیے محروم نہ ہو کیونکہ مدعی کے مرکزی حصے میں حق کے حوالے سے بھی کچھ دعوے کیے گئے تھے۔

.6۔ ہم نے حریف کی عرضیوں پر مناسب طریقے سے غور کیا ہے اور ہمارے مطابق، عدم استحکام کی بنیاد پر مقدمہ خارج کرنا مناسب اور مناسب نہیں ہوگا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ عدم برقرار رکھنے کی درخواست قانون کا سوال ہے، لیکن آخری عدالت میں پہلی بار اسے اٹھانے کی اجازت دینا، اور وہ بھی مدعا علیہ کے قابلیت سے محروم ہونے کے بعد، انصاف کے مقصد کو آگے نہیں بڑھاتا ہے۔ بلکہ یہ اس میں رکاوٹ ڈالتا ہے، کیونکہ برقرار رکھنے کی درخواست بالآخر ایک تکنیکی درخواست ہے اور تکنیکی بنیادوں پر انصاف کے عمل کو ناکام بنانے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے۔

.7۔ حقائق کی مجموعی حیثیت اور اس طریقہ کار کو مدنظر رکھتے ہوئے جو اس قانونی چارہ جوئی نے نیچے دی گئی تین عدالت عالیان کے بذریعے لیا ہے، ہمارا خیال ہے کہ مدعی کی درخواست کہ اسے زیر بحث زمین پر نالے کا پانی چھوڑنے کی اجازت دی جائے، اس سے انکار کرنے کے بجائے انصاف کے مطابق ہے، کیونکہ یہ پایا گیا ہے کہ اس نے درحقیقت کئی سالوں سے نالے کا پانی گلی سے خارج کیا تھا۔

8.۔لہذا ہم اپیل کی اجازت دیتے ہیں، عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور پہلی اپیلٹ عدالت فیصلے کو بحال کرتے ہیں جس کے ذریعے اس نے ٹرائل کورٹ کے فرمان کی توثیق کی تھی۔ کیس کے حقائق اور حالات میں ہم فریقین کو ان کے اپنے اخراجات برداشت کرنے کے لیے چھوڑ دیتے ہیں۔

بی۔کے۔ایس

اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:19
I am the author of this document